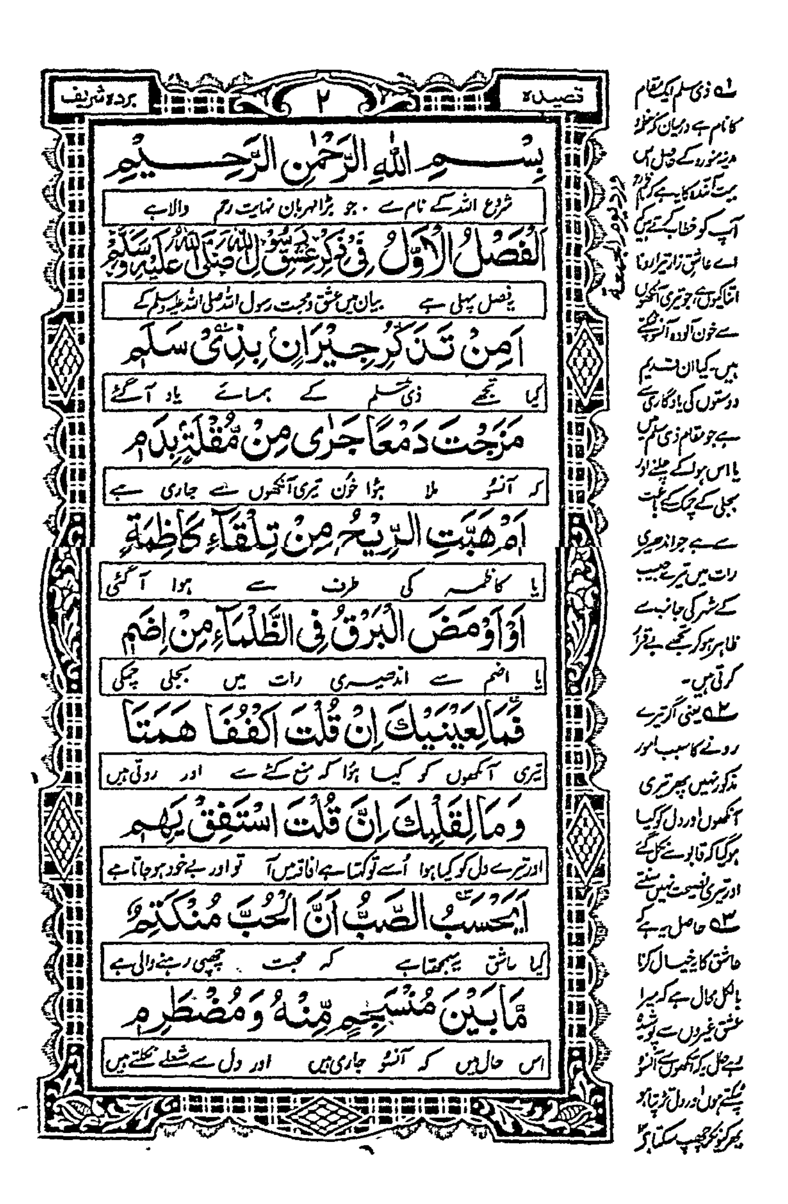


بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے ۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آگئے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

اَمْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَۃٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آگئی

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کئے سے اور روتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَھِمٖ

اور تیرے دل کو کیا ہوا اُسے تو کہتا ہے افاقہ میں آ تو اور بے خود ہو جاتا ہے

اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْہُ وَمُضْطَرِمٖ

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

۱؎ ذی سلم ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے جہاں اہل بیت آشنا کا ہے کہ ناظم آپ کو خطاب کرتے ہیں کہ اے عاشق زار تیرا رونا اتنا کیوں ہے، جو تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو ٹپکتے ہیں۔ کیا ان قدیم دوستوں کی یادگاری سے ہے جو مقام ذی سلم میں یا اس ہوا کے چلنے اور بجلی کے چمک کے باعث سے ہے جو اندھیری رات میں تیرے حبیب کے شہر کی جانب سے ظاہر ہو کر تجھے بے قرار کرتی ہیں۔

۲؎ یعنی اگر تیرے رونے کا سبب امور مذکور نہیں پھر تیری آنکھوں اور دل کو کیا ہو گیا کہ قابو سے نکل گئے اور تیری نصیحت نہیں سنتے

۳؎ حاصل یہ ہے کہ عاشق کا یہ خیال کرنا بالکل محال ہے کہ میرا عشق غیروں سے پوشیدہ رہے حالانکہ آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہوں اور دل تڑپتا ہو پھر کیونکر چھپ سکتا ہے۔



لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

عشق کا انکار تو کیونکر کر سکتا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى

اور ثابت کر دیئے، عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سرخ کے

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ

ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے میں چاہتا ہوں اس لئے مجھے رقت ہوئی

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوٰى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

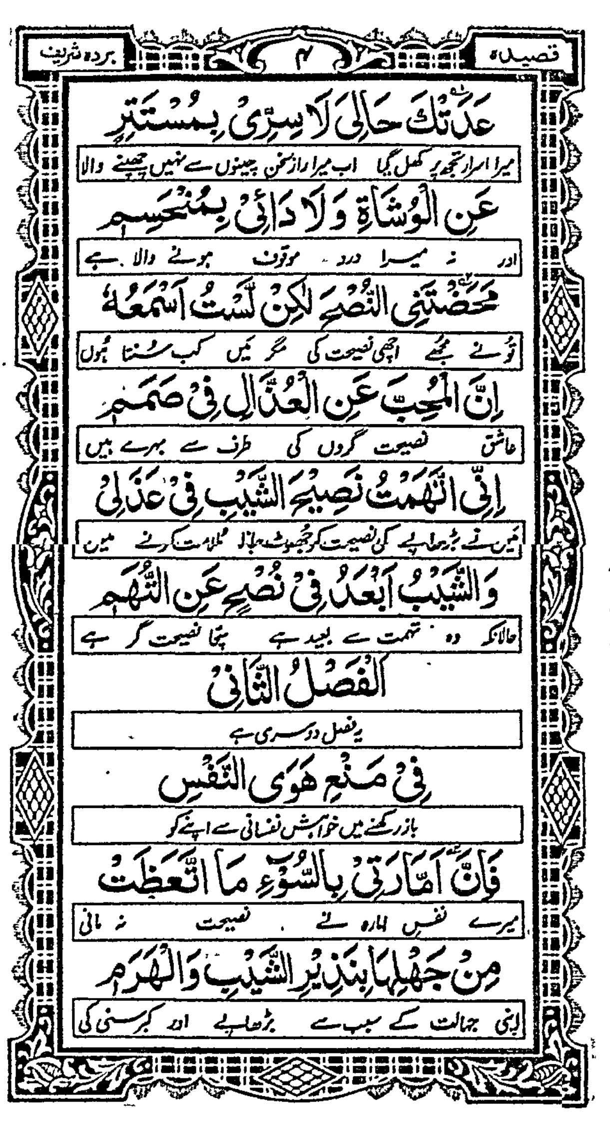
اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

مِنِّيْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اور تو جو منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

ـــــ حاصل اس کا اور ما بعد کا یہ ہے کہ آنسو اور لاغری جب تیرے عشق پر گواہی دے چکے اور دو خط کہ گل بابونہ اور گل انار کے مشابہ تیرے رخساروں پر کھینچ دیئے تو اب عشق سے انکار کرنا محض بے کار ہے۔ ـــــ یہ بیت الحاقی ہے ۱۲

ـــــ جب سائل نے راستے انکار کے بند کر دیئے لاچار عاشق نے عشق کا اقرار کیا اور کہا ہاں سچ ہے۔



عدتك حالي لا سري بمستتر

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز سخن چینوں سے نہیں چھپنے والا

عن الوشاة ولا دائي بمنحسم

اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

محضتني النصح لكن لست أسمعه

تُو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سنتا ہوں

إن المحب عن العذال في صمم

عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے ہیں

إني اتهمت نصيح الشيب في عذلي

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹا جانا ملامت کرنے میں

والشيب أبعد في نصح عن التهم

حالانکہ وہ تہمت سے بعید ہے سچا نصیحت گر ہے

الفصل الثاني

یہ فصل دوسری ہے

في منع هوى النفس

باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فإن أمارتي بالسوء ما اتعظت

میرے نفس امارہ نے نصیحت نہ مانی

من جهلها بنذير الشيب والهرم

اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبرسنی کی

۱؎ عاشق بیچارہ اپنے راز پوشیدہ کے کھل جانے پر حسرت کر کے کہتا ہے کہ جب میرا راز تجھ پر کھل گیا تو چغلخوروں پر بھی کھل جائے گا۔ اور مرض عشق مجھ سے نہیں دور ہونے کا اگر جاتا رہتا تو البتہ راز میرا پوشیدہ رہتا۔

۲؎ حاصل اس بیت کا اور مابعد کا یہ ہے کہ اگرچہ تیری نصیحت سچی ہے لیکن میں کب سنتا ہوں کیونکہ عاشق اپنے اختیار میں نہیں رہتا مگر جب میں نے بڑھاپے کی نصیحت نہ مانی کہ اسکی نصیحت میں کسی قسم کی بدگمانی بھی نہیں تھی پس تیری نصیحت کہ صرف زبانی ہے کیونکر سنوں۔

۳؎ حاصل ان ہر سہ بیت کا یہ ہے کہ ناشائستہ کام جو مجھ سے صادر ہوتے ہیں یہ میرے نفس سرکش کی شامت سے کیونکہ وہ بسبب اپنی نادانی کے میرے ان سچے ناصح یعنی سفید بال کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)



وَلَا اَعَدَّتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی
اور میں نے ان کی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے

ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ
ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور میں نے اس کی توقیر نہ کی

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُہٗ
اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمانِ عزیز کی توقیر نہ کروں گا

کَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْہُ بِالْکَتَمِ
تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا میں خضاب سے

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِہَا
اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے

کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ
جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَہْوَتِہَا
تُو گناہوں سے نفس کی آرزو نہیں توڑ سکتا

اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَہْوَۃَ النَّہِمِ
کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُہْمِلْہُ شَبَّ عَلٰی
اور نفس تو مانند بچے کے ہے جب تک اُسے دُودھ پلائے جاؤ گے

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْہُ یَنْفَطِمِ
پیے جائیگا اور جب چھوڑا دو گے تو چھوڑ دے گا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور اس کو معزز و محترم نہیں جانتا بلکہ اگر میں جانتا کہ مجھ سے ان سفید بالوں کا حق ادا نہیں ہوگا تو میں ان کی سفیدی کو بالکل ظاہر نہ کرتا بلکہ اس کو دسمہ یا خضاب سے چھپاتا اب کیا فائدہ کہ تدبیر کام کی ہاتھ سے جاتی رہی اب سوائے رہبر کے کوئی صورت نجات کی نہیں ۱۲

۱؎ یعنی کوئی ایسا معین اور مددگار نہیں کہ مجھ کو نفس کی گمراہی سے نجات دے مگر آنحضرت صلعم کہ جن کے مدح کرنے میں میں مشغول ہوں ۱۲

۲؎ یعنی یہ خیال مت کر نفس بہت گناہ کرنے سے خودبخود اپنی خواہشوں سے ہٹ جائے گا کیونکہ نفس حریص کی مانند جب کہ طعام دیکھتے ہی اسکی حرص زائد ہو جاتی ہے گناہوں سے باز نہیں آتا بلکہ زیادہ مرتکب گناہوں کا ہوتا ہے

۳؎ بچے کے ساتھ نفس کی تشبیہ دینے سے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)



فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ

اس کو اس کی آرزوؤں سے روک اور خبردار اس پر حرص و ہوا کو غالب ہونے دیجیو

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

جہاں حرص و ہوا غالب ہوتی ہے تو مار ڈالتی ہے یا عیب ناک کر دیتی ہے

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر کہ مانند جانور چرنے والے کے ہے

وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اس کو چرنے نہ دے

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

اس نفس نے بارہا لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئیں

مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

کیونکہ اُس نے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

اور خوف کر بری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے ہونے سے

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا بُرا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ

اور تھوڑا دفع کر آنسو اُن آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

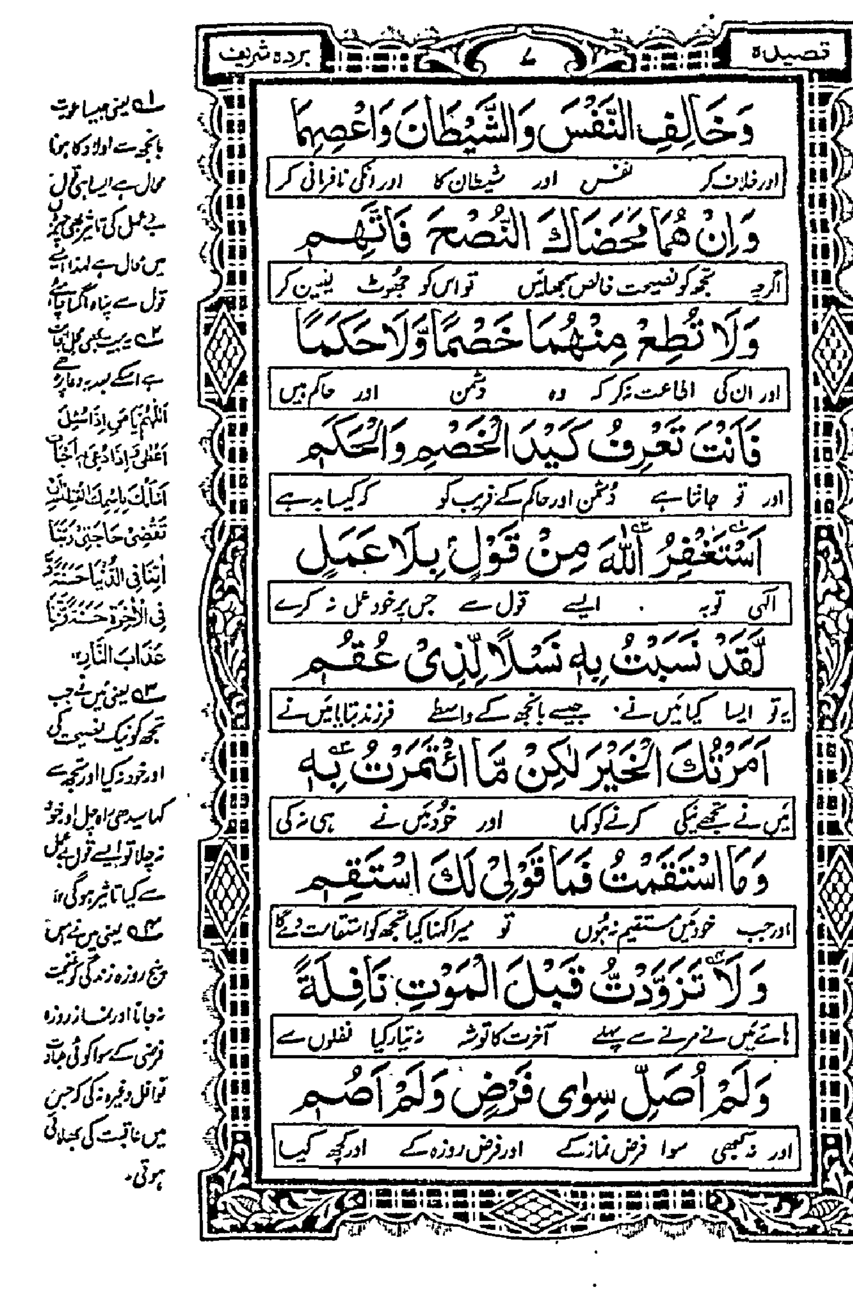
حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) یہ غرض ہے کہ اگرچہ اپنی خلقت کے اعتبار سے سرکش ہے لیکن بچوں کی طرح تعلیم کی صلاحیت رکھتا ہے پس اس کا خیال اچھے کاموں کی طرف ڈالنا چاہئے ۱۲

۱ یعنی اگر نفس سے ایسے کام صادر ہوں جیسے عجب وریا تو اسکو دوسرے کام میں مشغول کر کہ جس میں اس کی خواہش کو کچھ دخل نہ ہو کیونکہ بسا اوقات انسان بد کاموں کو نیک سمجھ کر کرنے لگتا ہے ۱۲

۲ یعنی بہت بھوک اور بہت کھانے دونوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ بہت کھانا اگرچہ غفلت کرتا ہے اور یاد خدا سے روکتا ہے لیکن بھوک بھی بدتر ہے کہ انسان کو بعض وقت کافر بنا دیتی ہے ۱۲

۳ یعنی تیری آنکھیں جو گناہوں سے پُر ہیں انکو خوف الٰہی سے رونے کے ذریعے گناہوں سے روک اور خالی کر کیونکہ سوائے رونے کے کوئی چیز انکو گناہوں سے پاک کرنے والی نہیں ہے ۱۲



وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور انکی نافرمانی کر

وَاِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو اس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا بد ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

الٰہی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا ١ لِّذِیْ عُقُمِ

یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمِ

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دے گا

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

ہائے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا نفلوں سے

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

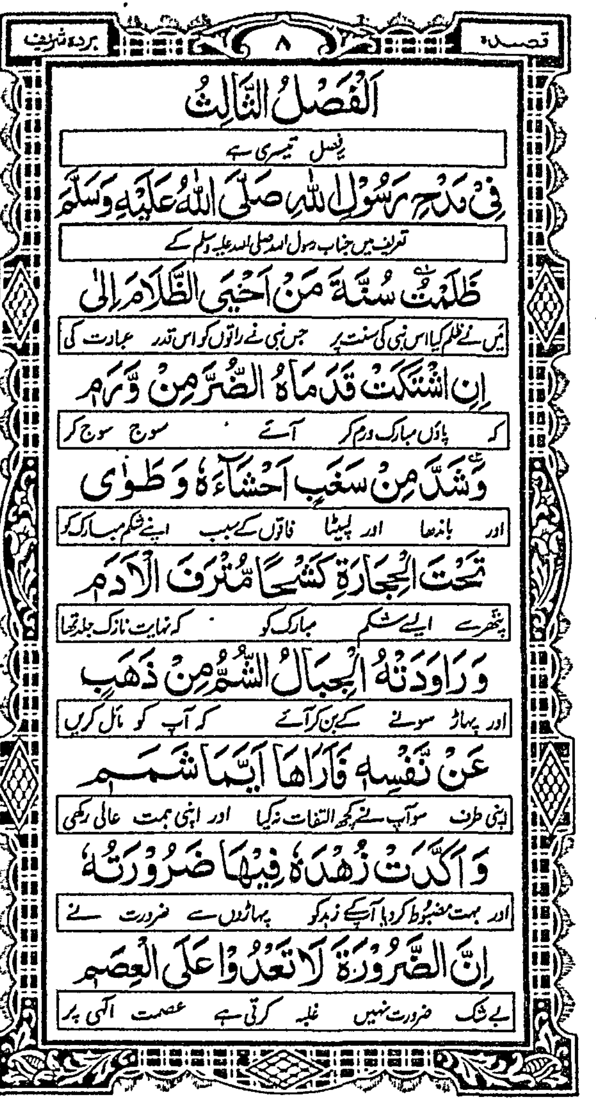
اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

ؔ۱ یعنی جیسا عورت بانجھ سے اولاد کا ہونا محال ہے ایسا ہی قول بے عمل کی تاثیر بھی جہنم میں محال ہے لہذا ایسے قول سے پناہ مانگا چاہیے

ؔ۲ یہ بیت بھی مجرب ہے اسکے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اِذَا سُئِلَ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ اَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ؔ۳ یعنی میں نے جب تجھ کو نیک نصیحت کی اور خود نہ کیا اور تجھ سے کہا سیدھی راہ چل اور خود نہ چلا تو ایسے قول بے عمل سے کیا تاثیر ہوگی۔

ؔ۴ یعنی میں نے پنج روزہ زندگی کو غنیمت نہ جانا اور نماز روزہ فرض کے سوا کوئی عبادت نوافل وغیرہ کی کہ جس میں عاقبت کی بھلائی ہوتی۔



اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

یہ فصل تیسری ہے

فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تعریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی

میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نبی نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

اِنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاہُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوج سوج کر

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَہٗ وَطَوٰی

اور باندھا اور لپیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تَحْتَ الْحِجَارَةِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

وَرَاوَدَتْہُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَھَبٍ

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو مائل کریں

عَنْ نَّفْسِہٖ فَاَرَاھَا اَیَّمَا شَمَمِ

اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی رکھی

وَاَکَّدَتْ زُھْدَہٗ فِیْھَا ضَرُوْرَتُہٗ

اور بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَی الْعِصَمِ

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الٰہی پر

۱؎ یعنی میں نے ایسے ذات مقدس کے راہ طریقہ کو چھوڑ دیا جو تمام رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے حتی کہ پائے مبارک ورم کر جاتے تھے۔

۲؎ حاصل اسکا اور بیت آئندہ کا یہ کہ چھوڑ دیا میں نے طریقہ انکا جو فاقوں کے باعث اپنے شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے اور فاقوں کو رضائے الٰہی سمجھ کر خود ہی اختیار کیا تھا کیونکہ بڑے بڑے پہاڑ بحکم خدا آپکے سامنے سونے کے بن گئے اکو اپنی طرف متوجہ کرنے لگے لیکن آپ نے انکی طرف توجہ نہ کی ۱۲

۳؎ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جتنی آپکی دنیوی ضرورتیں بڑھتی گئیں اتنی ہی بلند ہمتیں ان سبھوں کی طرف سے التفاتی زائد ہوتی اس واسطے کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر عصمت الٰہی پر کبھی غالب نہیں ہوتی خصوصاً ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت دنیا کی طرف کب متوجہ کر سکتی ہیں کہ اگر اس عالم میں حضور نہ تشریف لاتے تو دنیا بھی پیدا نہ ہوتی۔

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اس ذاتِ اقدس کو

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر نہ ہوتے تو دُنیا بھی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

اور جن وانسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ

ہمارے نبی۔ امر معروف ۔ نہی منکر کرنے والے کوئی

اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

اُن سا سچا نہیں نہیں اور ہاں بولنے میں

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحَمِ

ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ

انہوں نے اللہ کی طرف بُلایا پس جس نے اُن کا دامن پکڑا

مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

تو گویا ایسی مضبوط رسّی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹی نہیں

---

١ یہ بیت مجرب لِ اجابت ہے اس کو تین مرتبہ پڑھ کر دعا گیارہ مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لِیْ خَیْرًا فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ نَافِعٌ لِیْ آزِلْہُ وَیَسِّرْ عَلَیَّ اَسْبَابَہٗ۔

٢ یہ مجرب لِ اجابت ہے۔ تین مرتبہ پڑھ کر یہ درود خضر پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

٣ یہ بیت مجرب لِ اجابت ہے اس کے بعد دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَہْرِ الرِّجَالِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مُحِبًّا وَلِیْمَانِیْ تَوَّابِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَلِّغْنِیْ وَیَسِّرْ لِیْ فِیْ عُمْرِیْ اِلٰی مِائَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً عُمُرِ مُصَنِّفٍ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔



فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ

نبیوں پر فوق لے گئے خلقت اور خلق میں

وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ

اور دیگر انبیا نہ اُن کے علم کو پہنچے اور نہ کرم کو

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

دریا سے ایک چلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

اور آپ کے رُوبرُو کھڑے ہونے والے اپنے رتبہ سے

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

بسبب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ

سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پھر حبیب مصطفےٰ کیا ہے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

ف۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانند ایک بڑے دریا کے ہیں اور باقی سب انبیا مانند ندیوں کے ہیں جو دریا کے حضور میں اپنے اپنے رتبے میں کھڑے ہوتے ہیں۔

ف۲ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت صلعم صفات حمیدہ ظاہری باطنی سے موصوف ہوئے تو جناب باری نے مرتبہ محبوبیت میں جو اعلیٰ مراتب محبوبیت سے ہے برگزیدہ فرمایا اور ان سب صفات میں آنحضرت کو ممتاز کیا۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِیْ نَبِیِّهِمْ

جو کچھ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ تو نہ کہو

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمِ

اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور سُن

وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

اور جس قدر چاہے آپ کے رتبہ کو بزرگی سے منسوب کر

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے بزرگی میں

اَحْيٰى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُوْلُ بِهٖ

آپنے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں

حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

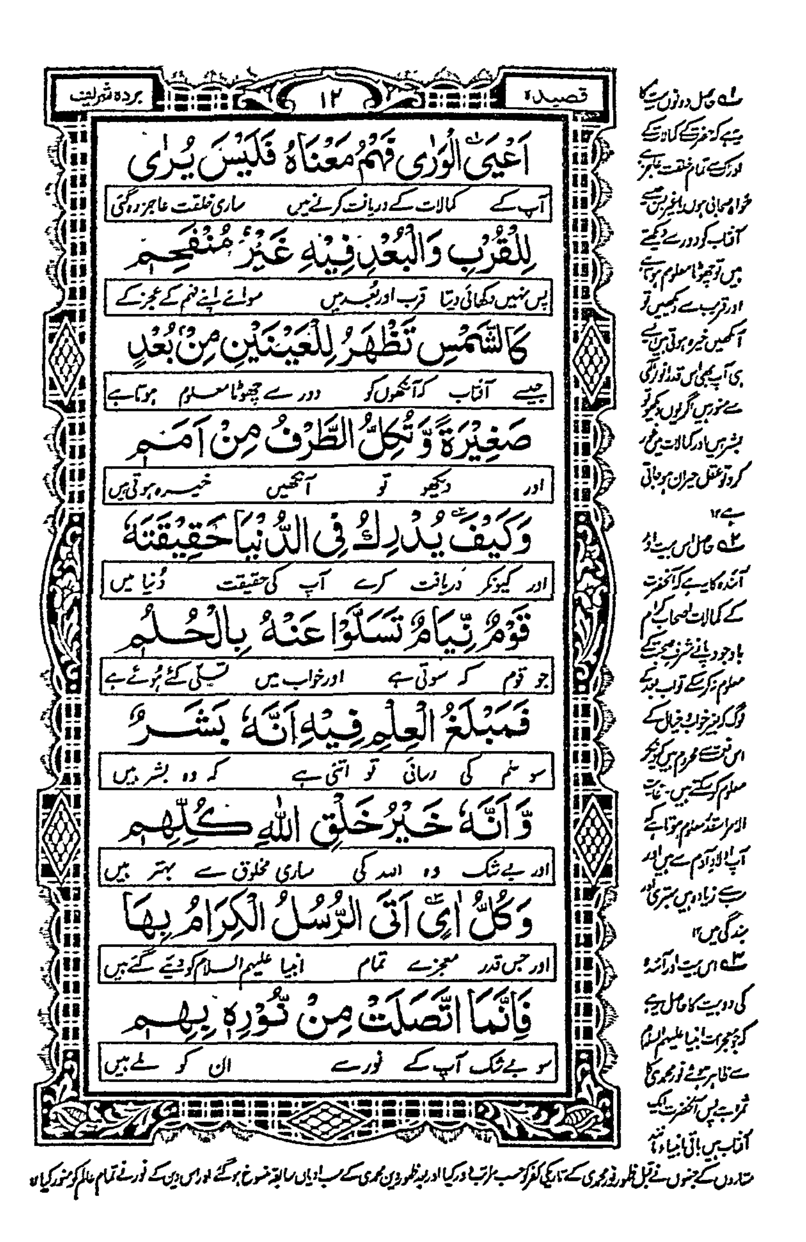
ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

---

۱ ماحاصل اس کا اور دو بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جملہ صفات حمیدہ جمع ہیں لیکن جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے لگے ایسی نسبت آپ کی شان میں نہ کرنا اس کے سوا جو تیرا جی چاہے نسبت کر کیونکہ انکے اوصاف بیحد ہیں کہ ان کو کوئی بیان نہیں کر سکتا ۱۲

۲ اس میں نصاریٰ کے باطل خیال کا رد ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت کے رتبہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ بڑھ کر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے ناظم فرماتے ہیں کہ جو رتبہ ہمارے نبی کو جناب باری نے عطا فرمایا ہے اگر اسکے موافق آنحضرت سے معجزات ظاہر ہوتے تو فقط آنحضرت کا نام لینے سے زندہ ہو جاتے

۳ چونکہ آنحضرت صلعم اپنی امت پر بڑے مہربان تھے لہذا احکام شریعت میں ان کو اس قدر مکلف نہیں فرمایا جس قدر اور امتوں پر تکلیف شاق رکھی گئی تھیں ۱۲



أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز ہو گئی

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بُعد میں سوائے اپنے فہم کے عجز کے

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دُنیا میں

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہوئے ہے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهٗ بَشَرٌ

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں

وَّأَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

اور جس قدر معجزے تمام انبیا علیہم السلام کو دیئے گئے ہیں

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

ف۱ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ حضرت کے کمالات کے دریافت سے تمام خلقت عاجز ہے خواہ صحابی ہوں یا غیر جیسے آفتاب کو دور سے دیکھیے تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور قریب سے دیکھیں تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں ایسے ہی آپ بھی اس قدر نور الٰہی سے منور ہیں اگر یوں دیکھو تو بشر ہیں اور کمالات میں غور کرو تو عقل حیران ہو جاتی ہے ۱۲

ف۲ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ آنحضرت کے کمالات اصحاب کرام باوجود اپنے شرف صحبت کے معلوم نہ کر سکے تو اب بعد کے لوگ کہ بیخبر خواب و خیال کے اس نعمت سے محروم ہیں کیونکر معلوم کر سکتے ہیں۔ غایت الامر اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اولاد آدم سے ہیں اور سب سے زیادہ ہیں بہتری اور بندگی میں ۱۲

ف۳ اس بیت اور آئندہ کی دو بیت کا حاصل یہ ہے کہ جو معجزات انبیا علیہم السلام سے ظاہر ہوئے نور محمدی کا ثمرہ ہے پس آنحضرت ایک آفتاب ہیں باقی انبیاء مثل ستاروں کے جنہوں نے قبل ظہور نور محمدی کے تاریکی کفر کو حسب مراتب دور کیا اور بعد ظہور دین محمدی کے سب ادیان سابقہ منسوخ ہو گئے اور اس دین کے نور نے تمام عالم کو منور کیا ۱۲

فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُہَا

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیا ستارے ہیں

یُظْہِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حَتّٰی اِذَا طَلَعَتْ فِی الْکَوْنِ عَمَّ ھُدَاھَا

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہو گئی

الْعَالَمِیْنَ وَاَحْیَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

جہان میں اور تمام اُمتیں زندہ کر دیں

اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَہٗ خُلُقٌ

صلِّ علیٰ! کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلقِ عظیم نے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

زینت دی ہے کہ حُسن جُدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جُدا رُوح افزا ہے

کَالزَّھْرِ فِی تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِی شَرَفٍ

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند

وَالْبَحْرِ فِی کَرَمٍ وَّالدَّھْرِ فِی ھِمَمِ

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مثال

کَاَنَّہٗ وَھُوَ فَرْدٌ فِی جَلَالَتِہٖ

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے لشکر کے ساتھ ہوں

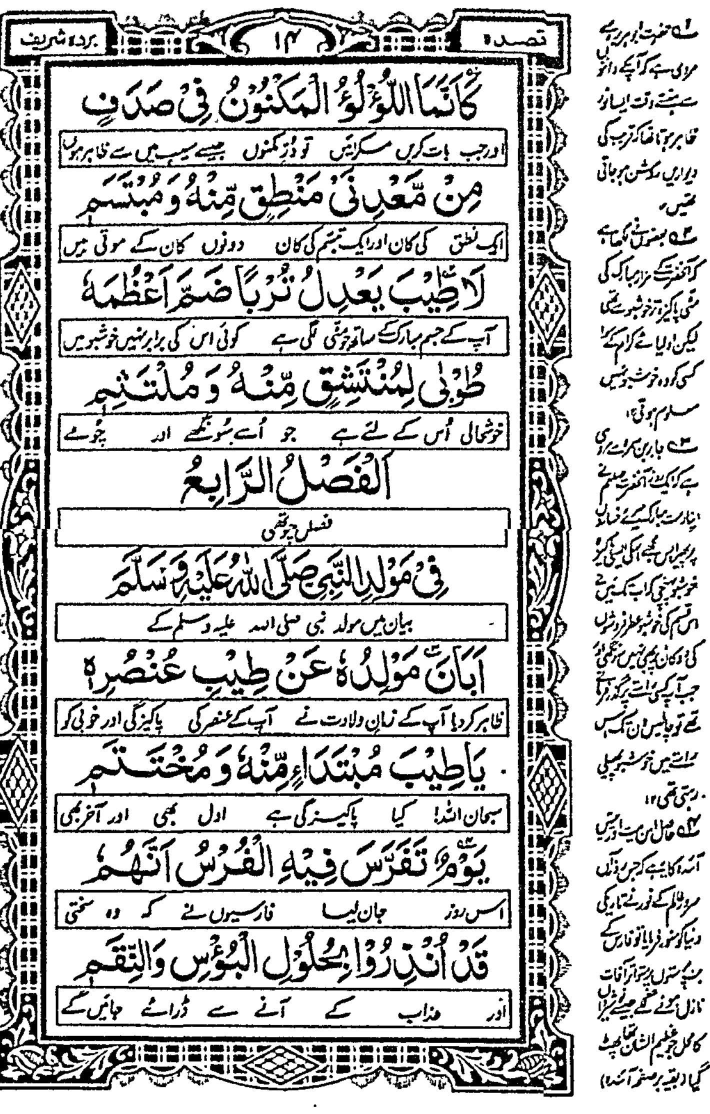
فِی عَسْکَرٍ حِیْنَ تَلْقَاہُ وَفِی حَشَمِ

جب دیکھو تو شان و شوکت اور دبدبہ ایسا

۱؎ بروایاتِ صحیحہ ہے کہ آنحضرت صلعم اس قدر حلیم اور خوش خلق تھے کہ اپنے خادموں کو کبھی غصہ نہ فرماتے اگر کسی سے ایذا پہنچتی تو اس سے ہرگز بدلہ نہ لیتے۔

۲؎ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے کسی قسم کا ابریشم آنحضرت کے بدن مبارک سے نازک تر نہیں دیکھا اور کسی کا سوال ہرگز رد نہیں کرتے تھے۔

۳؎ یعنی آنحضرت اگرچہ بہت خلیق اور حلیم تھے مگر دشمن کی نظروں میں ایسے ہیبت ناک معلوم ہوتے کہ مارے خوف کے ان کے اعضا میں رعشہ پیدا ہو جاتا تھا۔



كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ

اور جب بات کریں مسکرائیں تو دُرِّ مکنوں جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَ مُبْتَسَمِ

ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ جو مٹی لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَ مُلْتَثِمِ

خوشحالی اُس کے لئے ہے جو اُسے سُونگھے اور چُومے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فصل چوتھی

فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ

ظاہر کر دیا آپ کے زمانِ ولادت نے آپ کے عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو

يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَ مُخْتَتَمِ

سبحان اللہ! کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی

قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے

ـــــــ

لـه حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آپ کے دانتوں سے ہنستے وقت ایسا نور ظاہر ہوتا تھا کہ قریب کی دیواریں روشن ہو جاتی تھیں۔

سـه بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت کے مزار مبارک کی مٹی پاکیزہ تر خوشبو تھی لیکن اولیائے کرام کے سوا کسی کو وہ خوشبو نہیں معلوم ہوتی۔

سـه جابر بن سمرہ سے روی ہے کہ ایک بار آنحضرت صلعم نے بنا رست مبارک میرے رخسار پر پھیرا اس مجھے آپکی ایسی کیزہ خوشبو پہنچی کہ اب تک میں نے اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دکان پر بھی نہیں سونگھی اور جب آپ کسی راستے پر گذر فرماتے تھے تو چالیس دن تک اس راستے میں خوشبو پھیلی رہتی تھی۔

سـه حامل ابن سعید وغیرہ سے روایت ہے کہ جس روز آں سرور عالم کے نور نے تاریکی دنیا کو منور فرمایا تو فارس کے جب پرستوں پر متواتر آفات نازل ہونے لگے جیسے نوشیرواں کا محل جو عظیم الشان تھا پھٹ گیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)



وَبَاتَ اَيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر

كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

نہیں ملنے کے جیسے اس کے یار و مددگار

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی پریشانی سے

وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہوئے

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا آگ غم سے پانی ہو گئی جیسے پانی تر ہوتا ہے

حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہو گیا جیسے سوکھی مٹی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی ان انوار سے اور ان کی آواز سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) چودہ برج گر گئے اور آتشکدہ جو ہزار سال سے جلتا تھا سرد ہو گیا اور نہر جو شہر کے پاس کی خشک ہو گئی اور باشندے شہر کے پیاسے ہو گئے۔

۱؎ یعنی آنحضرت کے نور ولادت سے ایسی عجیب تاثیریں آئیں کہ آگ میں خاصیت پانی کی اور پانی میں خاصیت آگ کی پیدا ہوئی۔

۲؎ یعنی آنحضرت کی ولادت اور نبوت کی بشارت جنوں نے بھی لوگوں پر ظاہر کی اور لوگوں سے بھی نبی آخر الزمان کی علامات جو انبیاء سابقین کی کتب میں مذکور تھیں ظاہر ہونے لگیں۔



عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

اندھے اور بہرے ہو گئے کافر کہ انھوں نے خوشخبریوں کے

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اعلان نہ سنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بعد اس کے کہ ان کے کاہنوں نے خبر دی تھی

بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

کہ ان کا دین کج ہو گیا ایسا کہ قائم نہ ہوگا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے

مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

اس کے موافق زمین میں بت اوندھے ہو کر گر پڑے

حَتَّى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مِنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُو إِثْرَ مُنْهَزِمِ

شیاطین ایک پیچھے ایک کے

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ

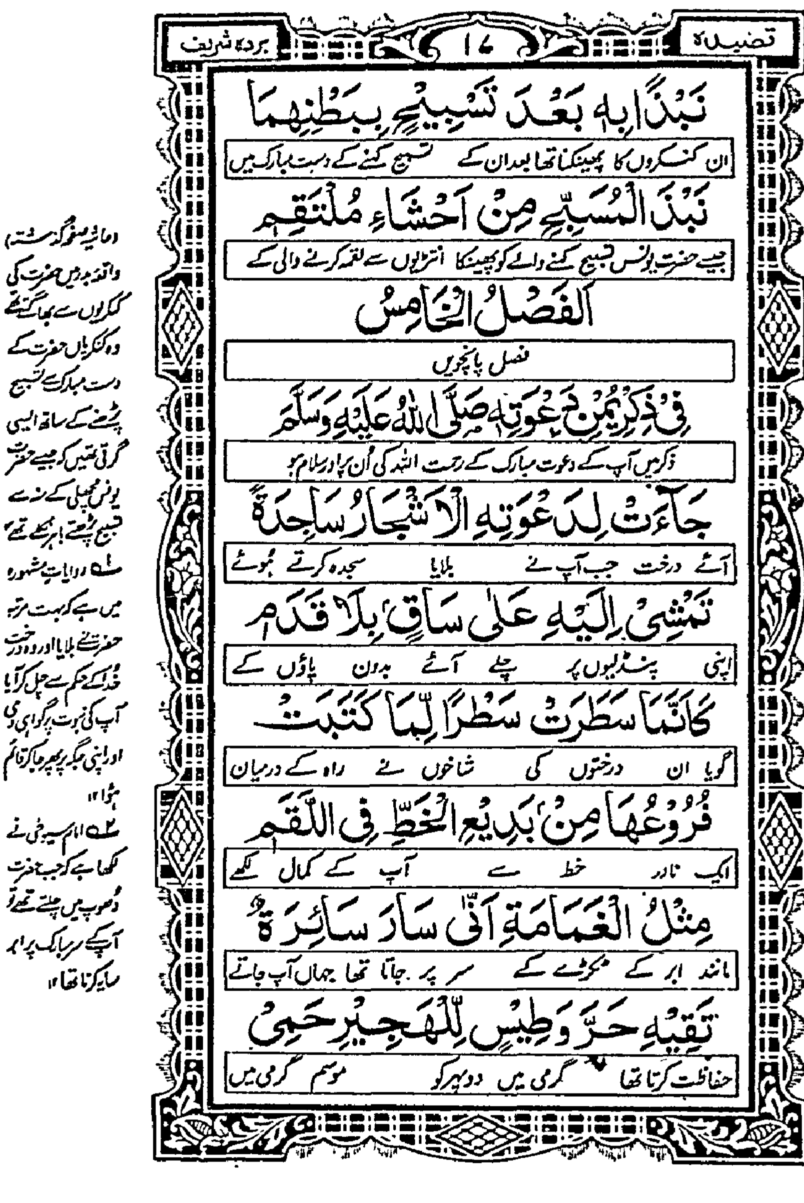
گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا

أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصَى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِي

یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

ے حاصل اس بیت کا یہ ہے
آئندہ کا یہ ہے کہ یعنی کفار
قریش وغیرہ بسبب یعنی
شقاوت کے ان سب علامات
سے اندھے اور بہرے بن
گئے باوجود اس کے کہ ان کے
ہم مشرب نجومیوں نے بھی کہہ
دیا تھا کہ یہ دین باطل
تمہارے ہرگز قائم نہیں
رہنے کا اور ستاروں کا
آسمان سے شیاطین کی طرف
گرنا اور بتوں کا سرنگوں
زمین پر ہونا کہ یہ دونوں بھی
آخر ان کے علامات سے
تھے ان کو دل نے [illegible]
کی طرف بالکل خیال نہ کیا
اور ان کی گمراہی میں رہے
ے حاصل بیت آئندہ
آئندہ کا یہ ہے کہ حضرت
صلعم کی ولادت کے وقت جب
آسمان سے ستارے جنات اور شیاطین
پر آگ کر برسنے لگے تو وہ
مارے خوف کے ایسے بھاگے تھے
جیسے ابرہہ کا لشکر بھاگا
تھا جو بیت اللہ ڈھانے کو
مکہ معظمہ پر چڑھ آئے تھے
ابابیلوں نے بحکم الٰہی کو
چھوٹی چھوٹی کنکروں سے
تباہ کر دیا تھا یا بھاگا تھا
ایسا تھا جیسا کفار قریش

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)



نَبَذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا

ان کنکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کرنے کے دست مبارک میں

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

جیسے حضرت یونس تسبیح کرنے والے کو پھینکا انتڑیوں سے لقمہ کرنے والی کے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فصل پانچویں

فِي ذِكْرِ يُمْنِ دَعْوَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی ان پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
واقعہ بدر میں حضرت کی کنکریوں سے بھاگ گئے تھے وہ کنکریاں حضرت کے دست مبارک سے تسبیح پڑھنے کے ساتھ ایسی گرتی تھیں کہ جیسے حضرت یونس مچھلی کے منہ سے تسبیح پڑھتے باہر نکلے تھے۔

۱؎ روایات مشہورہ میں ہے کہ بہت مرتبہ حضرت نے بلایا اور وہ درخت خدا کے حکم سے چل کر آیا آپ کی نبوت پر گواہی دی اور اپنی جگہ پر پھر جا کر قائم ہوا۔

۲؎ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ جب حضرت دھوپ میں چلتے تھے تو آپ کے سر مبارک پر ابر سایہ کرتا تھا۔



أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ

میں قسم کھاتا ہوں بچی کہ چاند شق ہوا آپ کے معجزہ سے

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَسَمِ

اسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمِ

اور یاد کرو اسے جو غار نے خیر و کرم جمع کیا جب اس میں آپ چھپتے تھے

وَكُلُّ طَرْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِي

اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہو گئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا

تو صدق یعنی آپ اور صدیق رض دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى

انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

وِقَايَةُ اللهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کر دیا زرہوں

مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأُطُمِ

اور چلتوں تہ بہ تہ سے اور بلند قلعوں سے

ا؎ چونکہ چاند آپ کے اشارہ سے دو ٹکڑے ہوا تو آپ کے دل مبارک کو جبریل علیہ السلام نے چیر کر شہوات نفسانیہ سے پاک صاف کیا پس چاند کو آپ کے دل کے سے ایسی مناسبت پیدا ہوئی کہ گر کوئی چاند کی قسم کھائے تو اسکی قسم سچی سمجھی جائیگی۔

۲؎ میں قسم کھاتا ہوں آنحضرت صلعم اور آپکے رفیق صدیق اکبر رض کی کہ بحکم پروردگار کے غار ثور میں ہجرت کے دن کفار کے خوف سے پوشیدہ ہوئے۔

۳؎ مختصر قصہ یہ ہے کہ جب آپ اور حضرت صدیق اکبر ہجرت کے دن غار ثور میں پہنچے اور کفار نے انکا پیچھا کیا اور ابوبکر صدیق کفار کو دیکھ کر ڈرنے لگے تو آپ کی دعا سے غار کے دروازے پر مکڑی نے جالا تانا اور وہاں دو درخت پیدا ہو گئے کبوتر نے گھر بنا کر انڈے دیئے کفار یہ امور دیکھکر کہنے لگے کہ اگر اس غار میں کوئی جاتا تو یہ جالا اور کبوتر کے انڈے سلامت نہ رہتے یہ سمجھ کر واپس ہو گئے اور آپ نے سلامتی سے مدینہ کو مشرف فرمایا۔

مَا سَامَنِیَ الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج و خواری کا ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

اور حمایت میں آگیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تونگری چاہی ہے بوسہ دیا ہے

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

بخشش کو اس دست مبارک کے جو بہتر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ[۲] مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ

انکار نہ کر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی

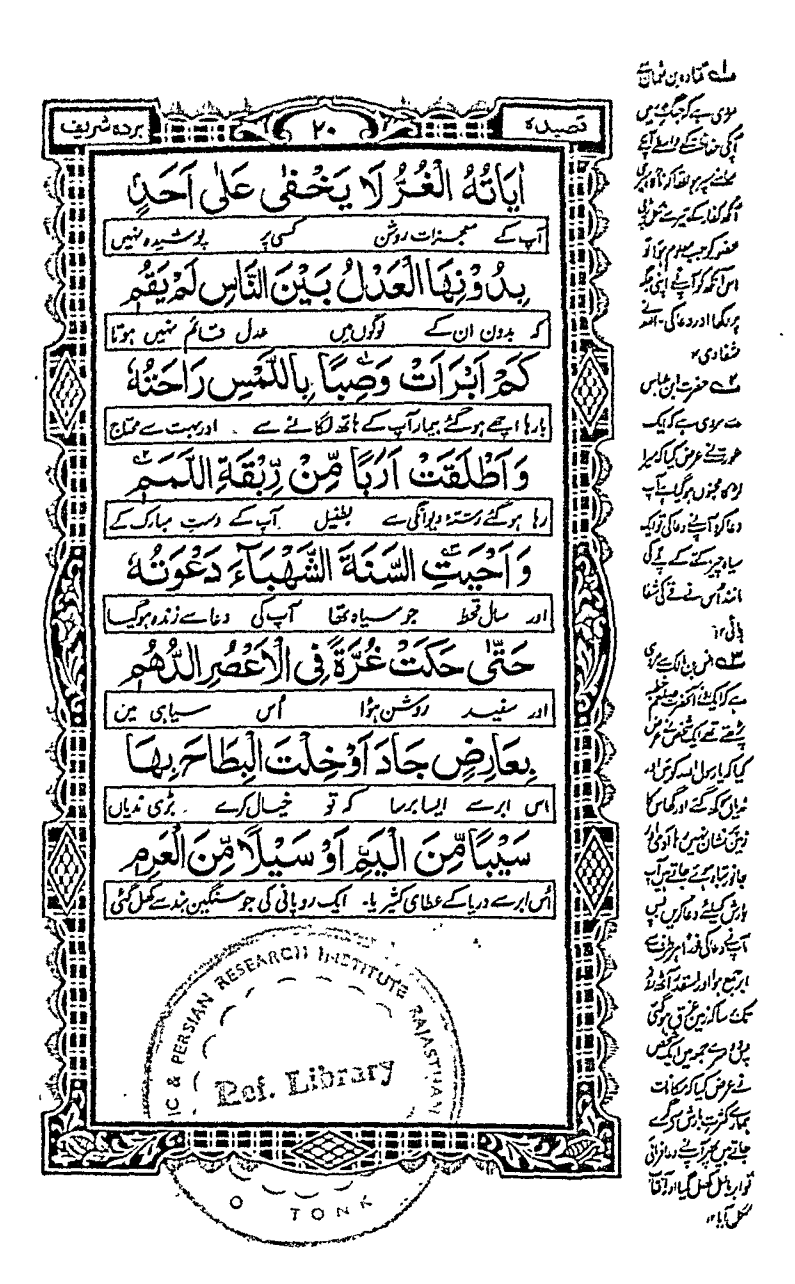
وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تہمت کیا گیا

ل۱ جاننا چاہیئے کہ جیسے آنحضرت آپ کے حیات میں مددگار تھے اسی طرح بعد انتقال کے بھی اس کا اثر باقی ہے۔

ل۲ روایات مشہورہ میں ہے کہ آنحضرت کو شروع میں چھ ماہ تک نبوت کے احکام خواب میں ظاہر ہوتے رہے جس بات کو آنحضرت خواب میں دیکھتے تھے صبح صادق کی مانند ظاہر ہوجاتا تھا اور حضور کے سونے کے وقت آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا۔

ل۳ یعنی نبوت کا رتبہ کسبی امر نہیں ہے بلکہ یہ خداداد بات ہے جس کو چاہے دے۔



اٰیَاتُهُ الْغُرُّ لَا یَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں

بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَیْنَ النَّاسِ لَمْ یَقُمِ

کہ بدون ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

کَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

بارہا اچھے ہو گئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے محتاج

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

رہا ہو گئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دست مبارک کے

وَاَحْیَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہو گیا

حَتّٰی حَکَتْ غُرَّةً فِی الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

اور سفید روشن ہوا اس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں

سَیْبًا مِّنَ الْیَمِّ اَوْ سَیْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

اس ابر سے دریا کے عطای کثیر یا ایک روانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

ملے قتادہ بن نعمان سے مروی ہے کہ جنگ میں آپ کی حفاظت کے واسطے آپ کے سامنے سپر ہو گئے تھے اور ان کی آنکھ کو ایک تیر سے شہ پلا عضو کر جب معلوم ہوا تو اس آنکھ کو آپ نے اپنی جگہ پر رکھا اور دعا کی۔ اللہ نے شفا دی۔

ملے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ میرا لڑکا مجنوں ہو گیا ہے آپ دعا کریں آپ نے دعا کی تو ایک سیاہ چیز کتے کے پلے کی مانند اس نے قے کی شفا پائی۔

ملے انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم خطبہ پڑھتے تھے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کہ مال مویشی ہلاک ہو گئے اور گھاس کا زمین نشان نہیں اور آدمی جانور تباہ ہوتے جاتے ہیں آپ بارش کیلئے دعا کریں پس آپ نے دعا کی فوراً ہر طرف سے ابر جمع ہوا اور مسلسل آٹھ روز تک برسا کہ زمین غرق ہو گئی پس دوسرے جمعہ میں ایک شخص نے عرض کیا کہ مکانات ہمارے کثرت بارش سے گرے جاتے ہیں پھر آپ نے دعا فرمائی تو ابر کھل گیا اور آفتاب نکل آیا۔



اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

چھٹی فصل

فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ

مجھے وصف بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو اُن سے ظاہر ہوئے

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہوجاتی ہے پرونے سے

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمٖ

اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمٖ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

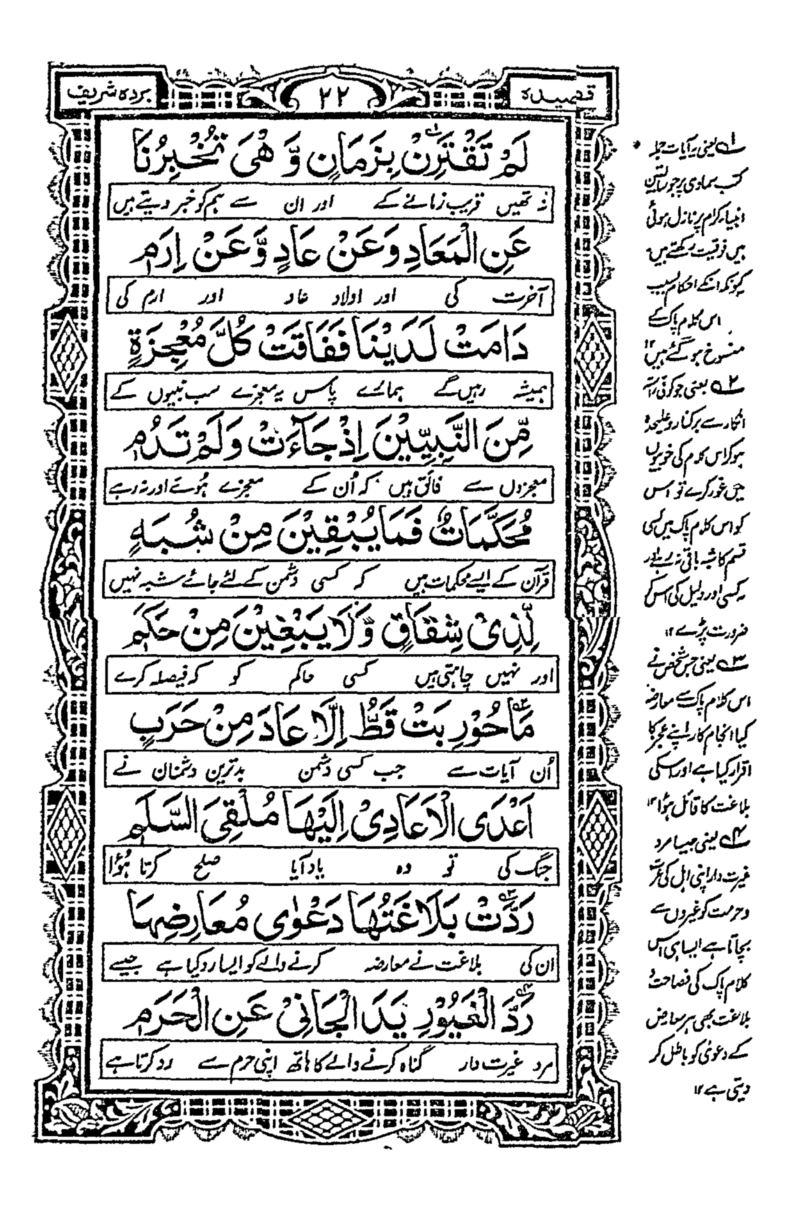
آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں کر

قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمٖ

قدیم معنے اس لئے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

ف ۱ حاصل اس بیت کا او بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ معجزات آپ کے ہر شخص پر ظاہر ہیں بیان کی ضرورت نہیں لیکن اس بیان سے اپنے کلام کی زینت مقصود ہے۔

ف ۲ حاصل ان دو بیت کا یہ ہے کہ آیات کلام کریم جن کو خداوند رحیم نے ہر وقت کے مصلحت کے مناسب تھوڑا تھوڑا لوح محفوظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے باعتبار نزول اور تلاوت کے حادث ہیں لیکن فی الحقیقت باعتبار الفاظ و معانی کے قدیم ہیں کیونکہ قرآن مجید اس ذات کا کلام ہے جو قدیم ہے لہٰذا یہ کلام قدیم ہے کسی زمانہ خاص سے تعلق نہیں رکھتے اور حال آیات اور احوال پہلی امتوں سے خبردار کرنے والے ہیں



لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
نہ تھیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ إِرَمِ
آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نبیوں کے

مِّنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ
معجزوں سے فائق ہیں کہ ان کے معجزے ہوئے اور نہ رہے

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
قرآن کے ایسے محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں

لِذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ
اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اُن آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے

أَعْدَى الْأَعَادِيْ إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ
جنگ کی تو وہ یاد آیا صلح کرتا ہُوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا
ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

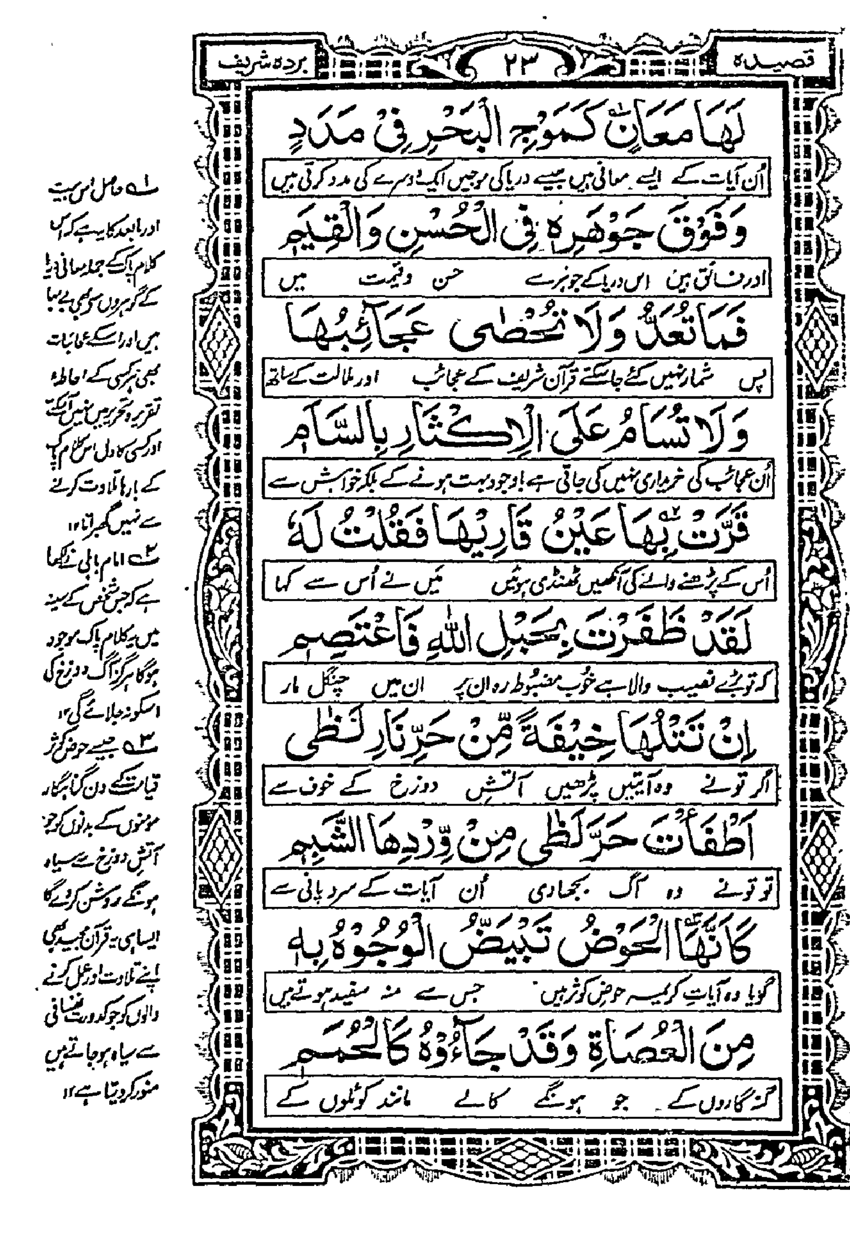
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ
مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

لے یعنی یہ آیات جملہ کتب سماوی پر جو سابقین انبیاء کرام پر نازل ہوئی ہیں فوقیت رکھتے ہیں کیونکہ انکے احکام بسبب اس کلام پاک کے منسوخ ہو گئے ہیں ۱۲

لے۲ یعنی جو کوئی راستہ انکار سے برکنارہ علیحدہ ہو کر اس کلام کی خوبیوں میں غور کرے تو اس کو اس کلام پاک میں کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے اور کسی اور دلیل کی اس کو ضرورت پڑے ۱۲

لے۳ یعنی جس شخص نے اس کلام پاک سے معارضہ کیا انجام کار اپنے عجز کا اقرار کیا ہے اور اسکی بلاغت کا قائل ہوا ۱۲

لے۴ یعنی جیسا مرد غیرت دار اپنی اہل کی عزت و حرمت کو غیروں سے بچاتا ہے ایسا ہی اس کلام پاک کی فصاحت و بلاغت بھی ہر معارض کے دعویٰ کو باطل کر دیتی ہے ۱۲



لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن وقیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا

پس شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت کے ساتھ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

اُن عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں میں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

کہ تو بڑے نصیب والا ہے خوب مضبوط رہ ان پر ان میں چنگل مار

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

تو تو نے وہ آگ بجھادی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ

گویا وہ آیاتِ کریمہ حوض کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

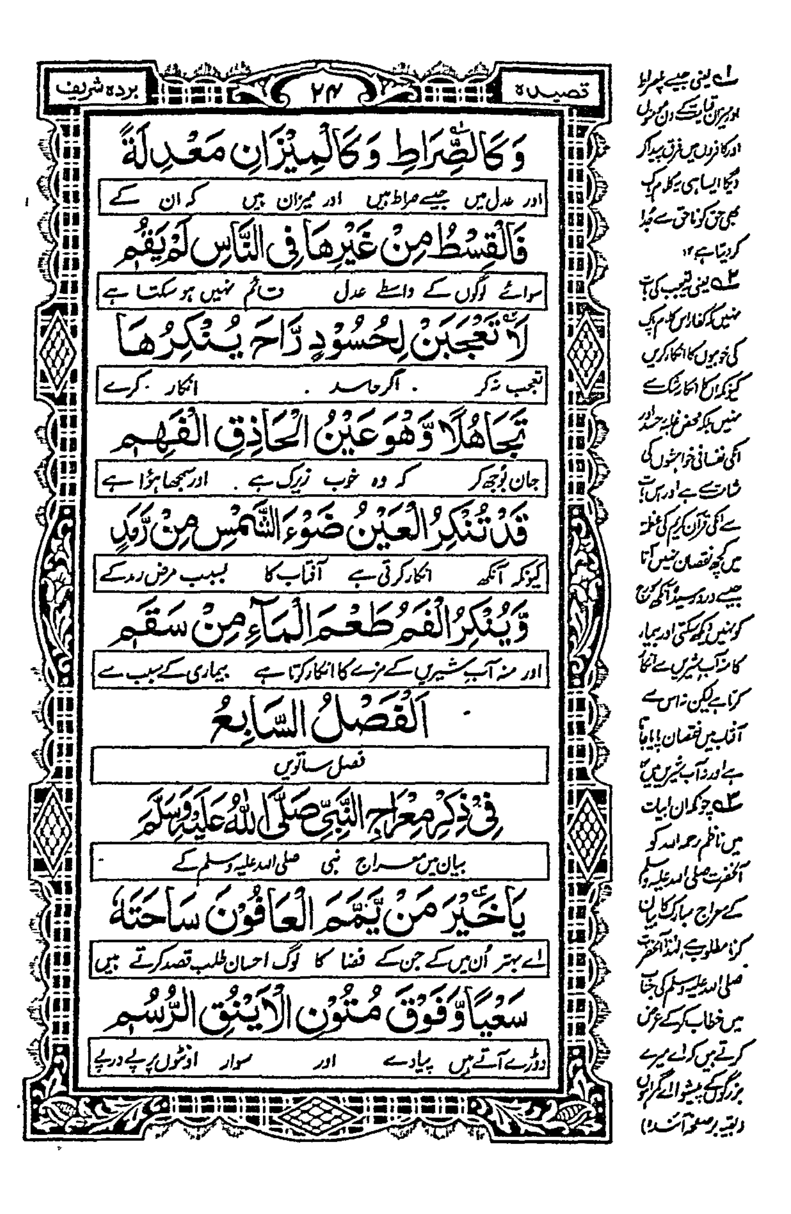
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُوهُ كَالْحُمَمِ

گنہگاروں کے جو ہونگے کالے مانند کوئلوں کے

۱ حاصل اس بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ کلام پاک کے جملہ معانی دریا کے گوہروں سے بھی بے بہا ہیں اور اسکے عجائبات بھی کبھی کسی کے احاطہ تقریر وتحریر میں نہیں آسکتے اور کسی کا دل اس کلام پاک کے بار بار تلاوت کرنے سے نہیں گھبراتا۔

۲ امام باجی نے لکھا ہے کہ جس شخص کے سینہ میں یہ کلام پاک موجود ہوگا ہرگز آگ دوزخ کی اسکو نہ جلائے گی۔

۳ جیسے حوض کوثر قیامت کے دن گناہگار مومنوں کے بدنوں کو جو آتش دوزخ سے سیاہ ہونگے روشن کرے گا ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی اپنے تلاوت اور عمل کرنے والوں کو جو کدورت نفسانی سے سیاہ ہوجاتے ہیں منور کردیتا ہے۔



وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

اور عدل میں جیسے صراط ہیں اور میزان ہیں کہ ان کے

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

تعجب نہ کر . اگر حاسد . انکار کرے

تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بُوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے . اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

اور منہ آبِ شیریں کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِي ذِكْرِ مِعْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اُن میں کے جن کے فضا کا لوگ احسان طلب قصد کرتے ہیں

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پے در پے

ل یعنی جیسے پل صراط اور میزان قیامت کے دن مومنوں اور کافروں میں فرق پیدا کر دیگا ایسا ہی یہ کلام پاک بھی حق کو ناحق سے جُدا کر دیتا ہے۔

۲ یعنی یہ تعجب کی بات نہیں کہ کفار اس کلام پاک کی خوبیوں کا انکار کریں کیونکہ ان کا انکار شک سے نہیں بلکہ محض غلبہ حسد اور انکی نفسانی خواہشوں کی شامت سے ہے اور یہ بات ہے کہ انکی قرآن کریم کی عظمت میں کچھ نقصان نہیں آتا جیسے درد رسیدہ آنکھ سورج کو نہیں دیکھ سکتی اور بیمار کا منہ آبِ شیریں سے انکار کرتا ہے لیکن نہ اس سے آفتاب میں نقصان پایا جاتا ہے اور نہ آبِ شیریں میں۔

۳ چونکہ ان ابیات میں ناظم رحمہ اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج مبارک کا بیان کرنا مطلوب ہے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں خطاب کرکے عرض کرتے ہیں کہ اے میرے بزرگوں کے پیشوا اے گروہ

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

اور لیے وہ ذات مبارک آیت کبریٰ وہی ہے عبرت والے کے واسطے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت کرنے والے کو

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ

سیر فرمائی تم نے ایک شب حرم کعبہ سے بیت القدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِىْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

جیسے چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً

اور ترقی کرتے گئے یہاں تک کہ پہنچے قاب قوسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

رتبہ کو جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاۗءِ بِهَا

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیا و مرسلین نے

وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ گزران کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے

فِىْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحب نشان آپ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) مکے والے اور دونوں جہاں منور کر دیے۔ عظمیٰ تیری ذات مقدس نے معراج کی رات میں کہ مکہ سے بیت المقدس تک نور پھیلایا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ظلمت شب کو منور کر دیتا ہے۔

ۓ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو ایسے مقام قرب الٰہی پر تشریف فرما ہوئے کہ اس مقام کو نہ کوئی ادراک کر سکتا ہے اور نہ کوئی اس کی طلب کی جرأت رکھتا ہے۔ شب معراج بقول اکثر ۲۷ شب ماہ رجب ہے۔

ۓ مدارج النبوۃ میں مذکور ہے کہ حضرت صلعم نے جملہ انبیا کو بیت المقدس میں نماز پڑھائی اور ہر ایک پیغمبر اپنے منازل تک حضرت کے ہمراہ رہے چنانچہ آدم آسمان اول تک اور عیسیٰ اور یحییٰ دوسرے تک اور یوسف تیسرے تک اور ادریس چوتھے تک اور ہارون پانچویں تک اور موسیٰ چھٹے تک اور ابراہیم ساتویں تک بعد اس کے آنحضرت ایسے مقام عالی پر مشرف ہوئے کہ اس کی طرف کسی نبی مرسل کو طاقت پہنچنے کی باقی رہی نہ ملائک مقربین کو۔



حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانے والے کا

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کا بالا جانا

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

ہر مکان کو آپ نے پست کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پوشیدہ ہے

عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل ہوئے آپ کو سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور اُن میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

اور گزرے ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ

اور بہت ہیں بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دیئے گئے

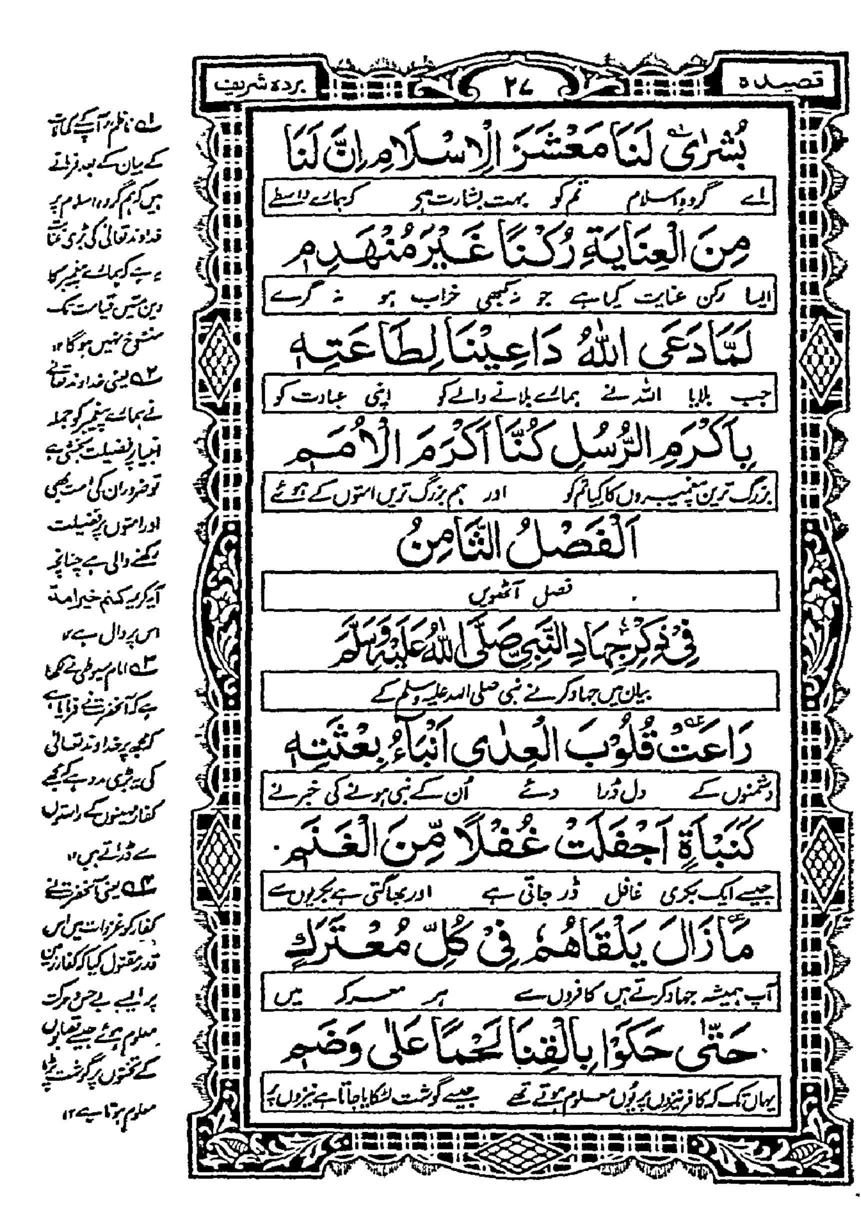
وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمِ

اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

ف۱ حاصل دونوں بیتوں کا یہ ہے کہ ہر عبد مقرب کے مقام سے بالاتر مقام پر پہنچے آنحضرت صلعم جس سے آپ مخصوص ہوئے حتی کہ بہرہ ور ہوئے ایسی ذات سے جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور مطلع ہوئے ایسے راز پر جس سے کوئی خبردار نہیں"

ف۲ یعنی فراہم کیا آنحضرت نے ایسی نعمتوں کو جو باعث فخر ہیں اور آپ کا کوئی اس میں شریک نہیں اور پہنچ گئے آپ ایسے مقام تک جس میں اور کوئی نہ تھا"

ف۳ یعنی بڑے بڑے درجوں کو حاصل کیا آپ نے جن کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے علی الخصوص دیدار الٰہی کہ صرف آپ ہی اس نعمت سے مخصوص ہیں اور کسی کو دنیا میں یہ نعمت حاصل نہیں ہوئی"



بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

اے گروہ اسلام تم کو بہت بشارت ہو کہ ہمارے واسطے

مِنَ الْعِنَایَۃِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمِ

ایسا رکن عنایت کیا ہے جو کبھی خراب ہو نہ گرے

لَمَّا دَعَی اللّٰهُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِهٖ

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا تم کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوئے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

فصل آٹھویں

فِیْ ذِکْرِ جِهَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ

دشمنوں کے دل ڈرا دیئے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

کَنَبْاَۃٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

مَا زَالَ یَلْقَاهُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَکٍ

آپ ہمیشہ جہاد کرتے ہیں کافروں سے ہر معرکہ میں

حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمِ

یہاں تک کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکایا جاتا ہے نیزوں پر

لے ناظم آپ کے کمالات کے بیان کے بعد فرماتے ہیں کہ ہم گروہ اسلام پر خداوند تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے کہ ہمارے پیغمبر کا دین متین قیامت تک منسوخ نہیں ہوگا ۱۲

سے یعنی خداوند تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو جملہ انبیاء پر فضیلت بخشی ہے تو ضرور ان کی امت بھی اور امتوں پر فضیلت رکھنے والی ہے چنانچہ آیۂ کریمہ کنتم خیر امۃ اس پر دال ہے ۱۲

سے امام سیوطی نے لکھا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مجھ پر خداوند تعالیٰ کی یہ بڑی مدد ہے کہ مجھ سے کفار مہینوں کے راستوں سے ڈرتے ہیں ۱۲

سے یعنی آنحضرت نے کفار کو غزوات میں اس قدر مقتول کیا کہ کفار زمین پر ایسے بے حس و حرکت معلوم ہوئے جیسے قصابوں کے تختوں پر گوشت پڑا معلوم ہوتا ہے ۱۲



وَدُّوا الفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر

أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ العِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جن کے گوشت عقاب اور اور پرندے اوپر لے گئے

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا

راتیں گزرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الأَشْهُرِ الحُرُمِ

جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

گویا دینِ اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ العِدَى قَرِمِ

ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

دریائے جنگجو خوش رفتار گھوڑوں پر سے ان کو کھینچتا ہے اور

تَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپیڑیں لگاتا ہوا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلَّهِ مُحْتَسِبٍ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے اکھیڑنے میں

۱ـ یعنی کفار کو زمین پر رہنا دشوار تھا اور سب آرزو میں تھے کہ کاش کے اگر ہم وہ ٹکڑے گوشت کے ہوتے جو پرند جانوروں کے چنگلوں میں بہتے ہیں تو البتہ اس عذاب سے رستگاری پاتے۔

۲ـ یعنی حضرت صلعم کے خوف سے ایسے بے حس ہو گئے تھے کہ راتوں کا شمار بھول جاتے مگر محرم رجب ذی القعدہ ذی الحجہ ان چار ماہ میں آرام پاتے کیونکہ اوائل اسلام میں ان چار ماہ میں قتال کرنا حرام تھا اور بعد کو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۳ـ یعنی اسلام بمراہی صحابہ کرام کفار کے نزدیک ایسا مہمان بن کر آیا کہ انکے گوشت کا بھوکا تھا۔

۴ـ یعنی جب صحابہ کرام حضرت کے ہمراہ کفار کے مقابلہ کیلئے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے تو مخالفین کی آنکھوں میں دریا موج زن نظر آتے تھے۔

۵ـ حاصل بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ صحابہ

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)



حَتّٰی غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِیَ بِہِمْ

یہاں تک کہ ملت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اسے

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِہَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

کچھ نہ سمجھتا تھا اپنے اقربا سے مل گئی

مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اور اچھے شوہر کے پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پُوچھ کافروں کے صدمے پہنچانے کی خبر

مَاذَا رَاٰی مِنْهُمْ فِیْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ہر معرکہ میں

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ اُحد کا حال پُوچھ

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی فصلیں تھیں وبا سے زیادہ سخت

اَلْمُصْدِرِی الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنے والے

مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کاٹنے کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کرام مقبول درگاہ مجیب الدعوات تھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اسلام کو ترقی دیتے اور کفر کو مٹاتے تھے یہاں تک کہ اسلام نے بسبب ان کی سعی کے کمال ضعف کے بعد قوت پائی اور دین کے ساتھ بھائی چارہ کر لیا ۱۲

لہ مراد باپ سے حضرت ابراہیم ہیں کیونکہ ابتدا اسلام کی ان سے ہی چنانچہ آیہ کریمہ ملۃ ابیکم ابرھیم اسی پردال ہے اور شوہر سے مراد حضرت صلعم ہیں کیونکہ آخر کار حضرت اسلام کے معین مددگار ہیں ۱۲

۲ے یعنی صحابہ کرام پہاڑ کے مانند لڑائیوں میں ثابت الاقدام تھے اور دشمنوں کو اُن سے سخت مصیبتیں پہنچیں ہیں حالات انکے بدر و احد حنین وغیرہ سے دریافت کرنا چاہئے ۱۲

۳ے یعنی جب دشمنوں کی کھوپڑیوں پر تلواروں کو مارتے تھے تو تلواریں ان کی طرف سے سرخ رنگ ہو کے لوٹتی تھیں ۱۲



وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کی قلموں نے

اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ

اُن کے ہتھیار کبھی ہوئی نشانی تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ يُمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

کہ گل نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

يُهْدِيْ اِلَيْكَ رِيَاحَ النَّصْرِ نَشْرُهُمْ

ان کی خوشخبریاں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہدیہ بھیجتی ہیں

فَتَحْسَبُ الْوَرْدَ فِي الْاَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے غلاف میں

كَاَنَّهُمْ فِيْ ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا

گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس پر درخت اُگے ہیں

مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شَدَّةِ الْحُزُمِ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب سے کہ زین تنگ ہیں

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰى مِنْ بَاْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

ف۱ یعنی جب کوئی کافر صحابہ کا مقابلہ کرتا تھا تو اُن کے نیزوں سے ہرگز بچ کر نہ جاتا تھا۔

ف۲ یعنی اگرچہ صحابہ بھی دشمنوں کے مانند ہتھیار باندھنے والے تھے لیکن ان دونوں میں یہ امتیاز تھا کہ صحابہ کے ہدایت اور سعادت کے ہتھیار میں کچھ ہوتے تھے جیسا کہ گلاب بھی ببول کے درخت کے مانند کانٹے رکھتا ہے لیکن جو بات گلاب میں ہے ببول میں نہیں پائی جاتی۔

ف۳ یعنی جیسے گلاب کے پھول کی کلیاں اپنے غلاف میں ہوتی ہیں لیکن جو ان کی خوشبو کو ہر طرف پھیلاتی ہے ایسا ہی جب صحابہ زرہ وغیرہ پہنتے تھے تو انکی فتحمندی کی خوشبو اسلام کے دماغ کو معطر کر دیتی تھی۔

ف۴ یعنی اس قدر اہل اسلام کا خوف دل میں پہنچا تھا کہ بکری کے بچہ کو بھی سوار بہادر جان کر بھاگ جاتے تھے۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهُ

اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے

إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

اگر شیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے

بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ

اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعے میں ایسا لے لیا ہے

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستان میں

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ

کلمات الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی

فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

آپ کی شان میں اور بہت برہان الٰہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

تجھ کو یہی معجزہ کافی ہے کہ امی کو زمانۂ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہو

۱؎ یعنی آنحضرت کے اصحاب ایسے مقربان بارگاہ رسول ہیں کہ اگر انکی شجاعت کا خوف کافروں پر غلبہ کرے زمین آسمان کفار کی آنکھوں میں تیرہ و تار نظر آئے تو تعجب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت اور اصحاب کرام سے شیر بھی ڈرتا ہے چنانچہ ابن عمر نے لوگوں کے اژدحام کو دیکھکر دریافت کیا کہ کیا باعث ہے لوگوں نے کہا کہ شیر نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا ہے ابن عمر گھوڑے سے اترے اور شیر کے کان پکڑ کر کہا کہ تو مخلوق کو ایذا پہنچاتا ہے خبردار اس جنگل میں اگر رہنا ہو تو پھر کسی کو تکلیف دینا شیر یہ بات سنکر جنگل کو چلا گیا اپنا سر جھکا کر ۱۲

۲؎ ناظم رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ دوستدار آنحضرت ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے اور دشمنان دین ہمیشہ مغلوب و مقہور رہیں گے ۱۲

۳؎ حاصل یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ عرب لوگ شرائع و احکام سے بالکل بے خبر تھے اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم امی اور یتیم تھے اور نہ قوم سے کبھی باہر گئے اور نہ کسی سے تعلیم پائی ۱۲

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)



اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ

فصل نویں

فِیْ طَلَبِ مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللهِ تَعَالٰی وَشَفَاعَةٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں شفاعت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَدَمْتُهٗ بِمَدِیْحٍ اَسْتَقِیْلُ بِهٖ

میں نے آپ کی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَّضٰی فِی الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں یعنی شعر کہتا رہا ہوں اور خدمت کی ہے دولتمند کی

اِذْ قَلَّدَانِیْ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُهٗ

کیونکہ میرے گلے میں پڑے ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

كَاَنَّنِیْ بِهِمَا هَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چارپایوں میں

اَطَعْتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ

حَصَّلْتُ اِلَّا عَلَی الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

حاصل نہ ہوا سوا گناہوں اور پشیمانی کے

فَیَا خَسَارَةَ نَفْسِیْ فِیْ تِجَارَتِهَا

بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

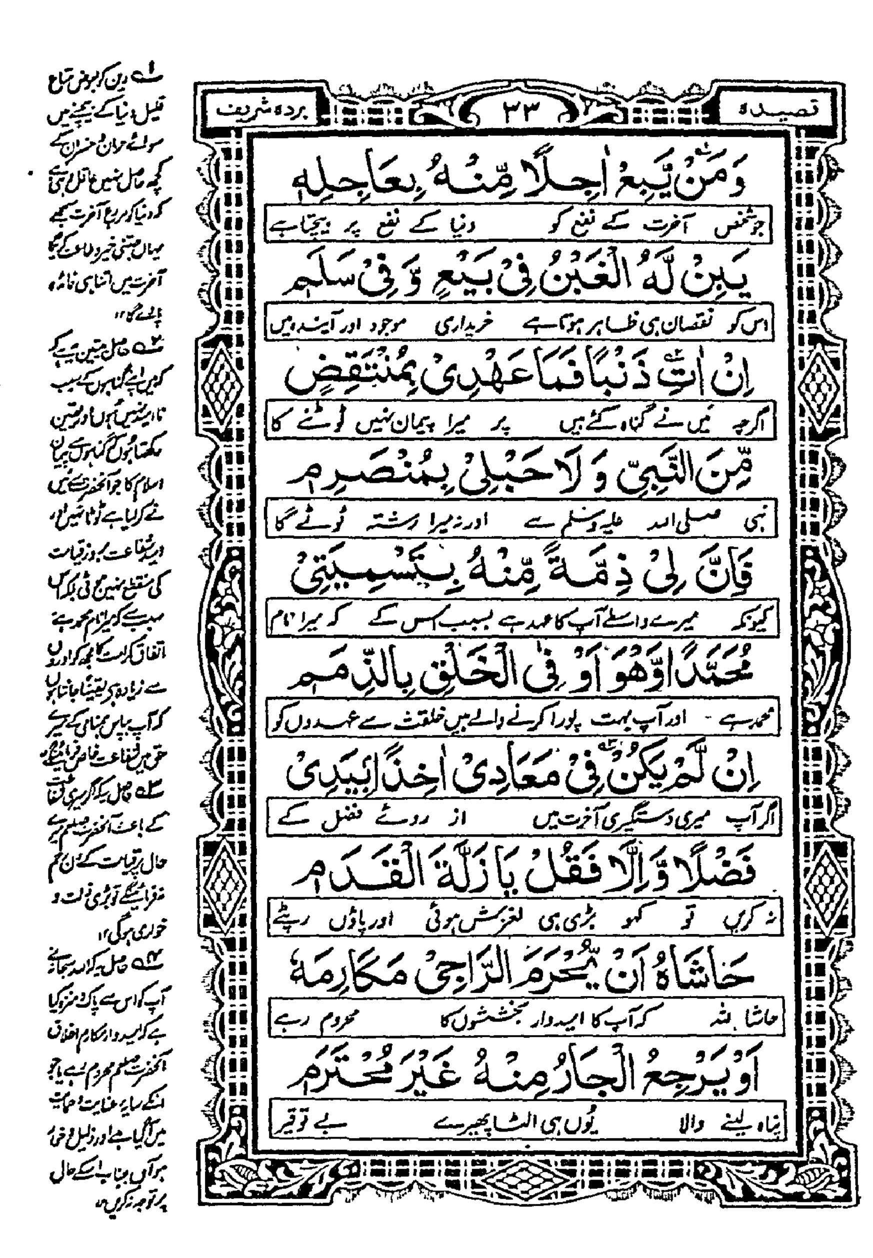
کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) پھر ایسے فضائل حمیدہ اور علوم اولین و آخرین اور آداب اخلاق و نصائح و حکمتیں بیان فرمائیں یہ سب محض تعلیم علام الغیوب ہے اور دلیل قاطع ہے آپ کی نبوت پر کسی عاقل کو گنجائش شک کی نہیں ہے۔"

سلہ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ میں نے ساری عمر اپنی مدح و ثنا سے اور خدمتگزاری اہل دنیا میں ہو کی اب مستحق عذاب کا ہوا پس اسکی تلافی یہی ہے کہ مدح سرائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذریعہ اپنی نجات کا کروں اور حق تعالیٰ سے بخشش مانگوں تا عقوبت میرے گناہوں کی مبدل برحمت الٰہی ہو جائے اور عذاب سے رستگاری ہو۔"

سلہ حاصل یہ کہ نفس کی شامت سے طمع دنیا میں اہل دنیا کی مدح و ثنا میں گرفتار مبتلا ہوا اور سوائے حسرت و ندامت کے میں نے کچھ حاصل نہ کیا

سلہ نفس کو لائق تھا کہ دین کو اختیار کرتا اور اہل دنیا کی طرف مشغول نہ ہوتا لیکن اپنی جبلی گمراہی کے سبب خواہش دنیا کی اور آخرت کو مفت تباہ کر دیا۔"



وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے

يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمِ

اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آیندہ میں

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا

مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَاِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام

مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

محمد ہے - اور آپ بہت پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مَعَادِيْ اٰخِذًا بِيَدِيْ

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

نہ کریں تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهٗ

حاشا للہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

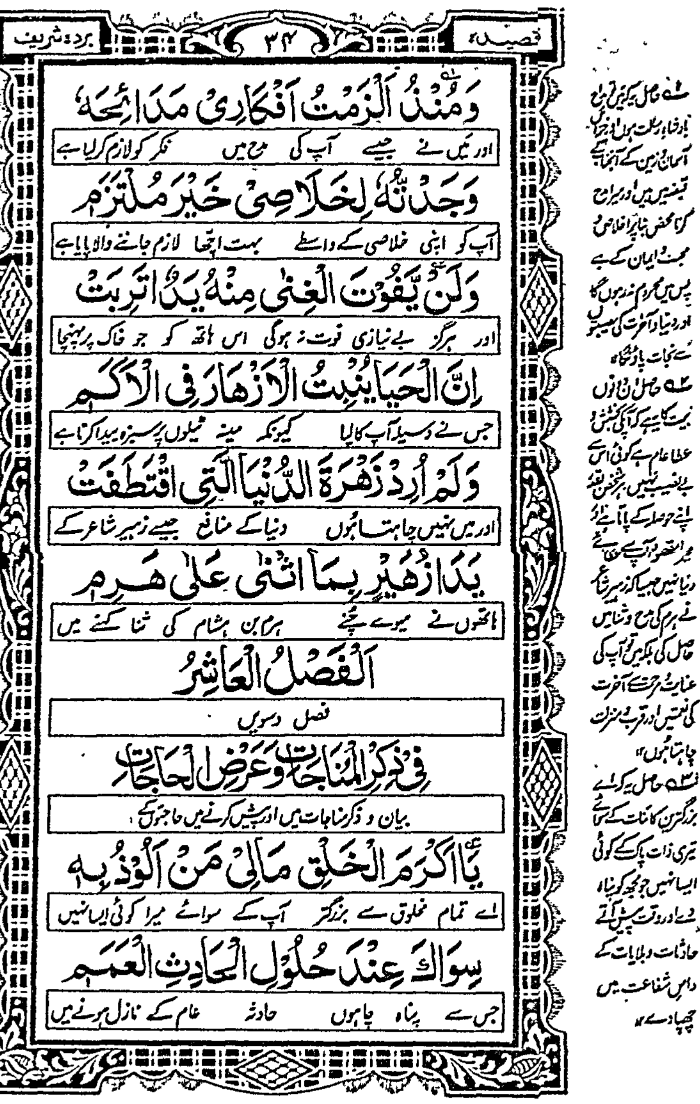
پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھیرے بے توقیر

۱؎ دین کو بعوض متاع قلیل دنیا کے بیچنے میں سوائے حرمان و خسران کے کچھ حاصل نہیں عاقل وہی ہے کہ دنیا کو مزرع آخرت سمجھے یہاں جتنی خیر و طاعت کریگا آخرت میں اتنا ہی زیادہ پائے گا"

۲؎ حاصل یہ ہے کہ گو میں اپنے گناہوں کے سبب نادم نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ گناہوں سے پیمان اسلام کا جو آنحضرت سے میں نے کیا ہے ٹوٹا نہیں اور وسیلہ شفاعت بروز قیامت کی منقطع نہیں ہوتی بلکہ اس سبب سے کہ میرا نام محمد ہے اتفاق کرلیا کہ مجھ کو اوروں سے زیادہ یقینا جانتا ہوں کہ آپ پاس ہمنامی کے میرے حق میں شفاعت خاص فرمائینگے

۳؎ حاصل یہ کہ اگر میری شفاعت کے باعث آنحضرت صلعم میرے حال پر قیامت کے دن رحم نہ فرمائینگے تو بڑی ذلت و خواری ہوگی"

۴؎ حاصل یہ کہ اللہ سبحانہ نے آپ کو اس سے پاک و منزہ کیا ہے کہ امیدوار مکارم اخلاق آنحضرت صلعم محروم رہے یا جو انکے سایۂ عنایت و حمایت میں آگیا ہے ذلیل و خوار ہو آں جناب اسکے حال پر توجہ نہ کریں"



وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهٗ

اور میں نے جیسے آپ کی مدح میں فکر کو لازم کر لیا ہے

وَجَدْتُهٗ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزَمِ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کو جو خاک پر پہنچا

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

جس نے وسیلہ آپ کا لیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

ہاتھوں نے میوے چنے ہرم بن ہشام کی ثنا کرنے میں

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فصل دسویں

فِي ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

بیان و ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوائے میرا کوئی ایسا نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

سلہ حاصل یہ کہ تیری مدح
بادشاہ رسالت ہوں اور جن
آسمان زمین کے انتخاب سے
تیغیں ہیں اور میرا مدح
کرنا محض بنا پر اخلاص و
محبت و ایمان کے ہے
پس میں محروم نہ رہوں گا
اور دنیا و آخرت کی عیبوں
سے نجات پاؤں گا
سلہ حاصل ان دو نوں
بیت کا یہ ہے کہ آپ کی بخشش و
عطا عام ہے کوئی اس سے
بے نصیب نہیں ہر شخص بقدر
اپنے حوصلہ کے پاتا ہے اور
میرا مقصود آپ سے متاع
دنیا نہیں جیسا کہ زہیر شاعر
نے ہرم کی مدح و ثنا میں
حاصل کی بلکہ میں تو آپ کی
عنایت و رحمت سے آخرت
کی نعمتیں اور قرب و منزلت
چاہتا ہوں"
سلہ حاصل یہ کہ اے
بزرگترین کائنات کے سوائے
تیری ذات پاک کے کوئی
ایسا نہیں جو مجھ کو پناہ
دے اور وقت پیش آنے
حادثات و بلایات کے
دامن شفاعت میں
چھپا دے"

وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُولَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ

اور آپ کا رتبہ ہرگز مضائقہ نہ چاہے گا میری شفاعت کا

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہونگے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے میرے پروردگار میری امید کو الٹا نہ کیجیو

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو برلائیو

---

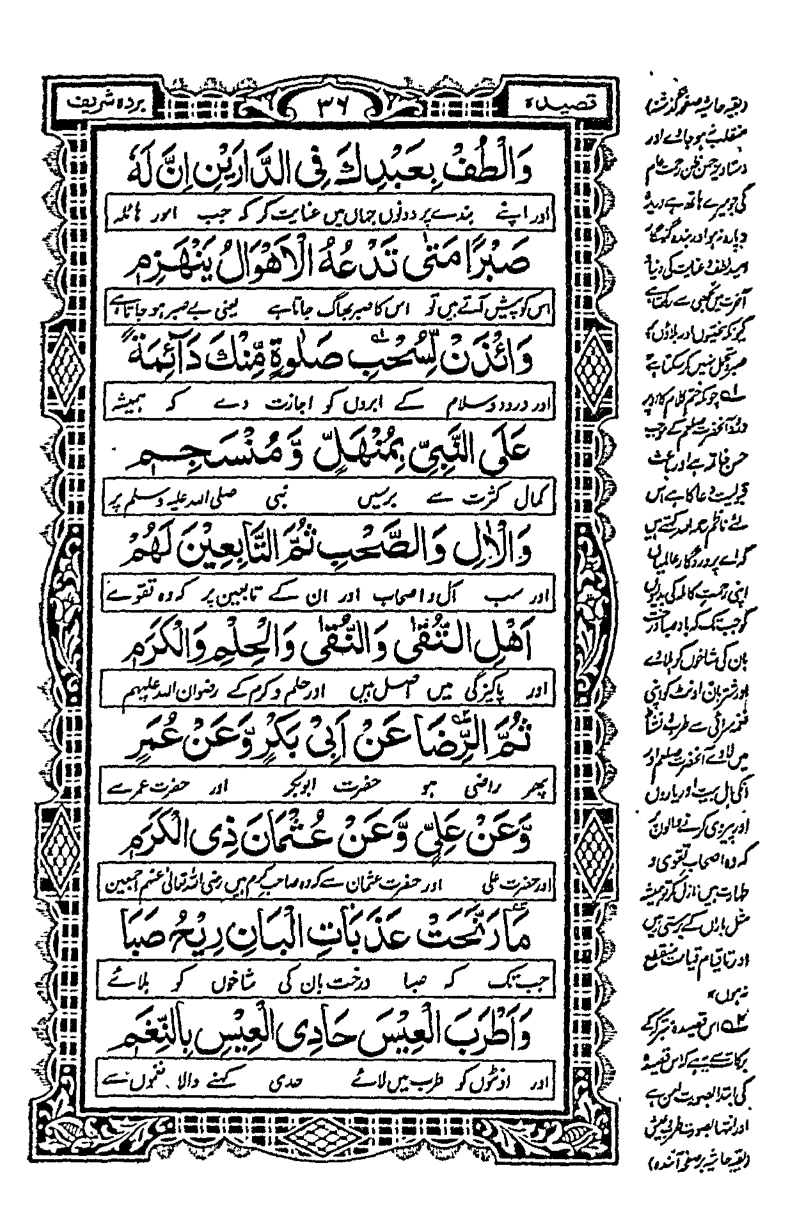
۵۱ حاصل ہر دو بیت کا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو حکم سزا کا دیگا اس وقت مجھ کو آپ اپنی شفاعت میں چھپا دیں اور بشدائد و اہوالِ قیامت سے رہائی بخشیں تو آپ کی بخشش سے کچھ بعید نہیں کیونکہ دنیا و آخرت آپ کے وجود باجود سے جلوہ گر ہوئی ہے اور آپ کا علم جمیع اشیا کو محیط ہے جو لوح محفوظ پر زیر قلم سے برآمد ہوئے ہیں"

۵۲ حاصل یہ کہ کبائر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے آگے مثل صغائر کے ہیں پس ناامیدی اس کی رحمت عظیم سے گنجائش نہیں رکھتی ہے وہ فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا"

۵۳ حاصل یہ کہ نزول رحمت رب بقدر معصیت کے ہو سکتی ہے تو جس کے گناہ بہت ہوں وہ مستحق زیادہ رحمت کا ہے"

۵۴ ناظم کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار امید نجات کی قیامت میں تیری جناب پاک سے ہے امیدوار ہوں کہ ساتھ خیبت و ہلاکت کے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)



وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب اور بلا

صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً

اور درود و سلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

کمال کثرت سے برسیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ

اور سب آل و اصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقوے

أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم و کرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

اور اونٹوں کو طرب میں لائے حدی کہنے والا نغموں سے

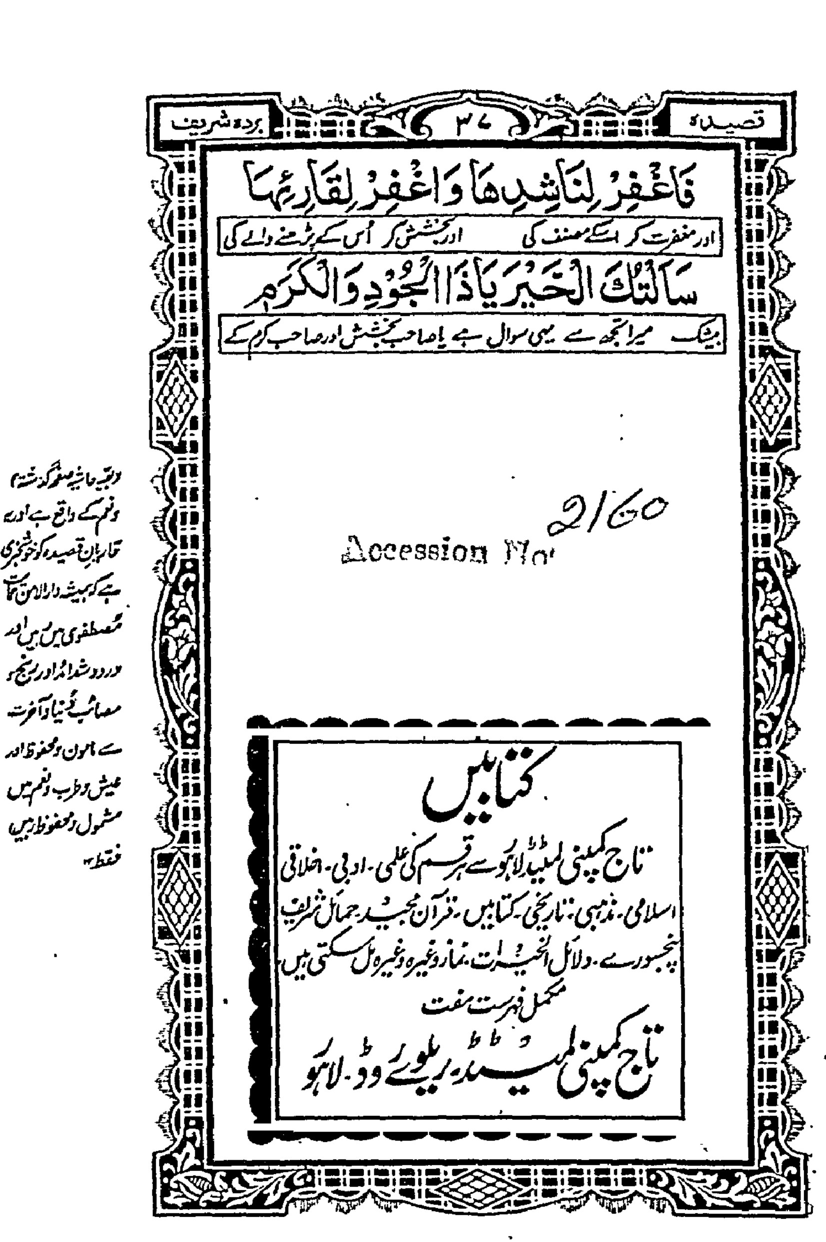
(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

منقلب ہو جائے اور دستار حسن ظن رحمت عام کی جو میرے ہاتھ ہے دریدہ پارہ نہ ہو اور بندہ گنہگار امید لطف و عنایت کی دنیا و آخرت میں تجھی سے رکھتا ہے کیونکہ سختیوں اور بلاؤں کو صبر و تحمل نہیں کر سکتا ہے

۴ چونکہ ختم کلام کا اوپر درود آنحضرت صلعم کے موجب حسن خاتمہ ہے اور باعث قبولیت دعا کا ہے اس لئے ناظم رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار عالمیان اپنی رحمت کاملہ کی بدلیوں کو جب تک کہ باد صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے اور شتربان اونٹ کو اپنی نغمہ سرائی سے طرب و نشاط میں لاوے آنحضرت صلعم اور انکی آل بیت اور یاروں اور پیروی کرنے والوں پر کہ وہ اصحاب تقوی و طہارت ہیں نازل کر تو ہمیشہ مثل باراں کے برستی رہیں اور تا قیام قیامت منقطع نہ ہوں۔

۵ اس قصیدہ متبرکہ کے برکات سے ہے کہ اس قصیدہ کی ابتدا الصورت لمن ہے اور انتہا الصورت طرب عیش

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)



فاغفر لناشدها واغفر لقارئها

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی — اور بخشش کر اس کے پڑھنے والے کی

سألتك الخير يا ذا الجود والكرم

بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ونعم کے واقع ہے اور قاریان قصیدہ کو خوشخبری ہے کہ ہمیشہ دارالامن مقام مصطفوی میں رہیں اور درد و شدائد اور رنج و مصائب دنیا و آخرت سے مامون و محفوظ اور عیش و طرب و نعم میں مشمول و محفوظ رہیں فقط۔


قرآن پاک
کا پڑھنا کارِ ثواب
اس کا سمجھنا موجب خیر و برکت
اور
اس پر عمل کرنا ذریعہ نجات
ہے
تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور - کراچی